کراماتِ مبارکات محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ
محبوبِ سبحانی شہبازِ لامکانی حضرت شیخ غوثِ اعظم جیلانی



گلدستہ کرامات

تصنیف
مؤرخِ اسلام حضرت علامہ
مفتی ... پور

علامہ غلام سرور قریشی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

ولادت ۱۲۴۴ھ — ۱۸۳۷ء
وفات ۱۳۰۷ھ — ۱۸۹۰ء

مکتبہ شرفیہ بازار مسجد مہاجرین مریدکے ضلع شیخوپورہ

کراماتِ مبنیات محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ
کی
محبوبِ سبحانی شہبازِ لامکاں حضرت شیخ غوثِ اعظم جیلانی

گلدستہ کرامات

مصنف
علامہ مفتی [illegible]
علامہ غلام سرور قریشی
لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

ولادت ۱۲۴۴ھ — ۱۸۳۷ء
وفات ۱۳۰۷ھ — ۱۸۹۰ء

مکتبہ شرفیہ بازار مسجد مہاجرین مریدکے ضلع شیخوپورہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام کتاب	:	**گلدستہ کرامات**
مصنف	:	حضرت مولانا مفتی غلام سرور لاہوری علیہ الرحمہ
بایمائے محبت	:	حضرت مولانا الحاج مفتی محمد محب اللہ نوری مدظلہ شیخ الحدیث دار العلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور شریف (اوکاڑہ)
نگران	:	مولانا محمد منشا تابش قصوری (مریدکے) لاہور
بتعاون خاص	:	استاذ القراء مولانا الحافظ القاری ذوالفقار احمد برسالوی مدظلہ
باہتمام	:	جناب محمود احمد حافظ قصوری، پروفیسر حافظ محمد مسعود اشرف قصوری ایم اے
پرنٹنگ، ڈیزائننگ بائنڈنگ	:	شیخ عبدالوحید ہادی 0301-4735853
بار اول (پاکستان)	:	۱۴۳۲ھ / 2011ء

ملنے کا پتہ

مکتبہ اشرفیہ بازار مسجد مہاجرین۔ مریدکے ضلع شیخوپورہ

رابطہ موبائل نمبر: 0300-8002585, 0345-4680027

جواب چاہیں تو مشکل کو میری حل کردیں	گدا کو چاہیں تو اک دم میں بادشاہ کردیں

اگر اس فقیر حقیر کے حق میں بھی حکم معافی تقصیر ہووے تو موجب دنیا و عزت و حرمت میرے محبوب ظلو نگاہ ہو
گیا ہو بیکراں لوح محفوظ پر نام اسکا تحمیل انتقیات ثبت ہو چکا ہی تو ہنوز میری زبان کے دفتر پر نام اسکا بر مردہ
صلحا تحریر ہو آتف غیب سے ندا ہوئی کہ تقصیر اس کی تقصیر کی بطفیل تیرے ان پر معاف ہوئی یہ بشارت سنا حضرت
آنحضرت نے اول انی سنگار الرحمن جاری ہوا سر جھکا یا اور رو دیا پھر فرمایا کہ تم نے نام اسکا جو بر مردہ اشقیا لوح محفوظ پر لکھا تھا
ازمؤلف راندہ درگاہ جیسی راندہ واندہ ہے جیسا کہ اُسکے درکا فی الحقیقت شاہ سے
جسکا اُس غریب کا بانی سے ورانی ربانی سے دھویا گیا تو آپنے اُسکو اپنی خاوند سے سرفراز کیا اور دستگیری کردیا **واللہ اعلم**

اے خسرو ملک بقا مردو دتو مردود حق	شد قبول درگہت مقبول درگاہ خدا
اے شہ روز جزا مردود تو مردود حق	داندہ مردم جا بجا مردود تو مردود حق

غزل ازمؤلف عفی عنہ

مس کو کردیتی ہے زر اکسیر ہے پیر کی	چور کو کردے ولی تاثیر ہے پیر کی
وہ جلالت اور وہ عظمت اور وہ شوکت اُسکی	شان ہے کسکی جو ہے توقیر ہے پیر کی
ہے خدا کو بھی فقط اُسکی رضا پیش نظر	اور مطیع حکم ہے تقدیر ہے پیر کی
برق حسن اُسکو جلا دیتی ہے دم میں سربسر	جسپہ بس چل جائے ہی شمشیر ہے پیر کی
چاندنی اُسکے چاند کی ہر ایک گھر روشن ہوگی	جلوہ گر ہے جابجا تنویر ہے پیر کی
جان پر ہو نقش اُس نقش نگین جان کا	دلپہ لکھی ہے مرے تصویر ہے پیر کی
ہوگی جنم بخشی روز حشر کو تیر و رحمت	جنتی ہے خلق جو دامنگیر ہے پیر کی

مناقب سی و نہم در ذکر حضرت امام عسکری رضی اللہ عنہ و عطا کرنا اُنکا ایک سجادہ تبرک اجداد عالی تبار سے اپنے از جانب خود نقش بلا واسطہ بخدمت محبوب سبحانی کے

کتاب اخبار الاولیاء اور مخازن قادریہ میں تحریر ہے کہ امام عسکری رضی اللہ تعالی عنہ نے ایک سجادہ مبارک

صورت ولی عہد جناب ولایت مآب علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تھا جب یا علیؑ زنایا مدار ہے راہی ملک بقا ہونے لگے تو آپنے وہ سجادہ ایک شخص کو اپنے جناب میں سپرد کیا اور فرمایا کہ اسکو امانت رکھو کہ یہ امانت محبوب سبحانی قطب ربانی شیخ عبد القادر جیلانی کی ہے انکو پہنچانا واجب ہے پس جو کوئی تم میں سے رحلت فرمائے عالم جاودانی ہونے لگے تو یہ امانت اپنے ولی عہد کو سپرد کرے چنانچہ وہ سجادہ پشت بہ پشت پہنچتا رہا جب عہد ولایت جناب غوثیہ ہوا تو وہ بجنسہ بحضور جناب غوث الاعظم پیش ہوا

غزل از مؤلف عفی عنہ

غوث الاعظم قطب عالم شاہ اکرم محی دین
نور چشم نور چشمان پیمبر محی دین

اشرف سادات سرخیل شریفان جہان
افضل اولاد آدم پیر پیران محی دین

شاہ محشر قاسم نعمائے فردوس برین
مالک باغ جنان ساقی کوثر محی دین

ہیں وہ تشنوں کے لیے آب حیات دائمی
خضر راہ ہادی و سردار و سرور محی دین

جلوہ گر ہیں ظلمت دنیا میں مثل آفتاب
ماہ ہیں چرخ ولایت پر منور محی دین

آسمان پر نام ہے انکا ہی بس ورد ملک
زمرۂ انسان میں ہیں مشہور گھر گھر محی دین

صورت خورشید ہو جاتا ہے روشن جا بجا
مہربانی کی نظر کرتے ہیں جس پر محی دین

زندہ کر ڈالے ہزاروں مردہ دل اک آن میں
جلوہ گر جس دم ہوئے روئے زمین پر محی دین

ایک الکھیں سمر وری میں تعریف جناب غوث پاک
بے بہا دُرج نبوت کے ہیں گوہر محی دین

مناقب جہلم در بیان روایت مخدوم جہانیان جہان گرد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

منقول ہے کہ حضرت مخدوم جہانیان جہان گرد کتاب سیر السالکین میں تحریر فرماتے ہیں کہ جناب محبوب سبحانی اکثر ہزارہا غلام زرخرید کرتے تھے اور اُسی دن رات کو اُنکو آزاد کر کے اپنی خادمیت میں منسلک کر لیتے اور کوئی غلام زرخرید آپ کا ایسا نہ تھا کہ جسنے توجہ سے آپکے رتبہ غوث اور قطب کا بارگاہ الٰہی سے نہ پایا ہو گا

غزل از مؤلف عفی عنہ

ہر کہ شد غمگین ز عشقش در جہان آباد شد
کشت شیرین از محبت ہر کہ چون فرہاد شد